السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت اور اس کے کفن کو لوبان وغیرہ کی دھونی دی جاسکتی ہے کہ نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے کفن کی دھونی دینے کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ، یہ بالاتفاق جائز ہے ، بیہقی (3 405) میں حضرت جابر سے مرفوعاً مروی ہے : ''أجمروا کفن المیت ثلاثا ،، اور حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا : ''أجمروا ثیابی إذا مت ، ثم حنطونی ، ولا تذروا علی کفنی حنوطا ،، اور ابن قدامہ مغنی 3 4382) میں لکھتے ہیں : ''وأوصی [أبو سعید وابن عمرو ابن عباس أن تجمر أکفانہم بالعود ،، .

مردے کو حنوط یا مشک یا کوئی بھی عطر لگانا مسنون ہے ، اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ، لیکن خود مردہ کو اگر یا لوبان وغیرہ کی دھونی دینے کے بارے میں (جس کی صورت یہ ہو سکتی ہے) کہ : جس چارپائی پر مردہ کو غسل دیا جائے یا جس پر اسے کفنانے کے لیے رکھا جائے ، اس چارپائی کو چاروں طرف سے اور اس کے نیچے دھونی دی جائے ، یا خود میت کے چاروں طرف دھونی والی چیز (لوبان یا اگر وغیرہ) گھما اور پھرا دی جائے اس میں علماء کا اختلاف معلوم ہوتا ہے ، حنابلہ خود میت کو بھی دھونی دینے کے قائل معلوم ہوتے ہیں ۔

ابن قدامہ لکھتے ہیں (3 382) : ''أَبُو ہُرَیْرَۃَ : یُجَمَّرُ الْمَیِّتُ وَلِأَنَّ ہٰذَا عَادَۃُ الْحَیِّ عِنْدَ غُسْلِہِ ، وَتَجْمِیرِ ثِیَابِہِ ، أَنْ یُجَمَّرَ بِالطِّیبِ وَالْعُودِ ، فَکَذٰلِکَ الْمَیِّتُ ،، انتہی ۔ اور یہ لوگ اپنی دلیل میں ایک مرفوع حدیث پش کرتے ہیں جو مسند احمد 3 330 ۔ 331 اور سنن کبری بیہقی 3 405 میں مرفوعاً بایں الفاظ مروی ہے : ''إذا أجمرتم المیت فأجمروہ ثلاثا ،، لیکن امام بیہقی نے اس روایت کے بعد یحیی ین معین سے ان کا یہ کلام نقل کیا ہے : ''لم یرفعہ إلا یحیی بن آدم ، ولا أظن ہذا الحدیث إلا غلطا ،، یعنی : اس حدیث کا مرفوع مروی ہونا غلط ہے ، صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت جابر سے موقوفا مروی ہے ، یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جس روایت میں ''أجمروا المیت ،، کا لفظ ہے اس سے مراد ''أجمروا کفن المیت ،، ، ہے جیسا کہ بعض روایات میں آگیا ہے ، والروایات یفسر بعضہما بعضا ۔ لیکن علامہ ماردینی نے الجوہر النقی میں ابن معین کے مذکورہ کلام پر یہ تنقید کردی ہے : ''کان ابن معین بناہ علی قاعدۃ أکثر المحدثین انہ إذا روی الحدیث مرفوعا وموقوفا فالحکم بالوقف والصحیح الحکم بالرفع لانہ زیادۃ ثقۃ ولا شک فی توثیق یحیی بن آدم کذا ذکر النووي والحاکم صحح ہذا الحدیث ،، انتہی .

(ہمارے نزدیک اگر میت کو بھی دھونی دے دی جائے جس کا طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ۔ (محدث بنارس شیخ الحدیث نمبر 1997ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1 ۔ کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 431

محدث فتویٰ